چوٹ پڑتی تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ تمام طالب علموں میں ایک ہی رشتہ ہو، برطانوی حکومت سے وفاداری کا رشتہ۔

تاہم اب سے ایک ڈیڑھ عشرہ پیش تر اس کالج کے ایک پرنسپل جناب عبدالرحمٰن قریشی صاحب نے الوداعی تقریر میں تاسف کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا: ''ایچی سن کے طلبا اپنے تہذیبی ورثے سے بیگانہ ہیں''۔

کتاب میں فارسی اشعار اور ذومعنی جملوں سے بھی مصنف نے اپنی بات واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر ایک جگہ ایچی سن کالج کے پرشکوہ عمارت کی منظرکشی کرتے ہوئے لکھا ہے: ''......اس برآمدے میں سفید پتھر کی سلوں پر سامراج کے لیے جان ہار جانے والوں کے سیاہ نام درج ہیں''۔

یہ کتاب ایک تحقیق، تخلیق اور خوب صورت پیش کش ہے، جسے پڑھتے ہوئے یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے کسی باغ کی سیر ہو رہی ہے۔ البتہ اس باغ کی سیر کے لیے ٹکٹ (قیمت کتاب) ۶۰۰ روپے پاکستانی سکّہ رائج الوقت ہے۔ (نور اسلم خاں)

جہیز کی تباہ کاریاں، حافظ مبشر حسین لاہوری۔ ناشر: مبشر اکیڈیمی، مکان نمبر ۱۱، گلی نمبر ۲۱، مکھن پورہ، نزد نیو شاد باغ، لاہور۔ صفحات: ۱۳۵ روپے۔ قیمت: ۶۰ روپے۔

زیرنظر کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے جس میں مصنف نے جہیز کے تباہ کن اور جاہلانہ رواج کے سبب بڑھتے ہوئے مسائل کو اجاگر کیا ہے۔ انھوں نے جہیز کی قبیح رسم کے معاشرتی، اخلاقی اور طبی نقصانات کو دلائل و شواہد کے ساتھ واضح کیا ہے۔ جہیز کے معاملے میں راہِ راست کیا ہے؟ شریعت کیا کہتی ہے؟ اس سلسلے میں مؤلف نے حضور اکرمؐ اور صحابہ کرامؓ کے فرمودات کو بطور نمونہ اور دلیل پیش کیا ہے۔ آخر میں اس موضوع پر مفتی محمد تقی عثمانی، مولانا عبیداللہ رحمانی اور حافظ صلاح الدین یوسف کی تحریریں بھی شامل کی گئی ہیں۔

یہ کتاب جہیز کے مسئلے پر ایک مختصر مگر خوب صورت کاوش ہے۔ تعجب ہے کہ لفظ 'جہیز' کا املا اوّل تا آخر ہر جگہ غلط (جھیز) لکھا گیا ہے۔ (اللہ دتّا جمیل)